فون نمبر ۲۶۱۳۵ ۸۲ رجسٹرڈ نمبر ۱۶۷۶ اے

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ ۱۵

ایڈیٹر ڈاکٹر سعید احمد علوی نسیم

فی پرچہ ۸ نئے پیسے

سالانہ ... روپے
فی پرچہ ... پیسے

ترسیل زر کا پتہ
۱- شمس علوی کاکوروی منیجر کاکوری اخبار ۳۴ امین آباد پارک لکھنؤ
۲- مبارک بک ڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۲
خبروں اور مضامین کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر ۱ | ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۶۳ء مطابق ۲۲ صفر سنہ ۱۳۸۳ھ | شمارہ نمبر ۲۳

مواعظ حسنہ

اہل علم کے دل میں کسی کی ہیبت نہیں ہوتی۔ یوں کسی کی مضرت کی وجہ سے ڈر جائیں وہ اور بات ہے فی الحقیقت ان کے دل غیر اللہ کی ہیبت سے خالی ہوتے ہیں۔

قناعت اس کا نام ہے کہ دنیا کی فکر و طلب نہ ہو اور اس سے دل خالی رہے۔ بے ضرورت سامان جمع نہ رکھے۔

قلندر وہ ہے جو خدا سے کامل محبت رکھتا ہو۔ خدمت و طاعت میں پوری مشقت اٹھاتا ہو۔ اور کسی کی ملامت سے نہ ڈرتا ہو۔

غم سے نفس کو تکلیف تو ضرور ہوتی ہے لیکن روح میں قوت پیدا ہوتا ہے

اصلاح نفس کے لئے صرف دعا کافی نہیں بلکہ تدابیر کی بھی ضرورت ہے

تقدیر پر ایمان رکھنا سب افکار و غموم کو دور کر دیتا ہے

امراض جسمانی میں امراض نفسانی مضطر اور مضمحل ہو جاتے ہیں۔

نفس کو امراض باطنی یعنی برے اخلاق سے پاک کرنا تزکیہ کہلاتا ہے

دوسرے کی مصلحت و ضرورت کو اپنی مصلحت پر ترجیح دینا ایثار کہلاتا ہے۔

صفائی قلب کی بدولت حقائق و واقعات کا ادراک ہونا فراست ہے جو کشف کا ایک شعبہ ہے۔

برے اخلاق کے منشاء کو ضعیف و مضمحل کرنے اور اچھے اخلاق کو وسیع کرنے کی کوشش کرنا ریاضت ہے۔

جس عالم میں دنیا کی حرص و محبت ہو اس کا فتویٰ غیر معتبر ہے

غیر لازم چیز کو لازم کرنے کا نام رسم ہے

کسی درویش و شیخ کے پاس اہل دنیا کا زیادہ ہجوم ہونا اس کے دین دار ہونے کی دلیل نہیں ہے

خوف و رجا۔ توکل و رضا۔ صبر و شکر۔ [illegible] وغیرہ اختیار کرنا اعمال باطنی کہلاتا ہے۔

عرض حال

اب جبکہ اخبار اپنے پورے دس ماہ گذار چکا ہے۔ سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں ہمیں یہ لکھتے ہوئے قلق معلوم ہوتا ہے کہ بعض محبان وطن نے ادائیگی چندہ کی طرف توجہ نہیں فرمائی ہے اور بار بار زنجیر کھٹکھٹانا ہم نے کبھی اچھا نہیں سمجھا۔ ناموں کی اشاعت اخلاقاً مناسب نہیں۔ سب سے پہلے ہم اپنے بھارتی بھائیوں سے عرض کریں گے خصوصاً لکھنوی حضرات سے کہ وہ ہماری اس عرضداشت کو پڑھکر اپنا جائزہ لیں۔ کہ وہ عدم ادائیگی کے اخلاقی مجرموں کے زمرے میں تو نہیں آرہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہو تو وہ ایک محب وطن یا ہمدرد اخبار کے ناطے توجہ فرمائیں اور اخبار کی زندگی کو تباہ شدہ کسی کشمکش میں مبتلا ہونے سے بچائیں۔

ہمارے پاکستانی بھائیوں نے اس مرتبہ حسب فراخدلی کا ثبوت دیا ہے ہم ان کے ممنون ہیں۔ مشرقی پاکستان ۸۰ فیصدی کوٹہ ادا کرچکا۔ مغربی سے جو اطلاعات ہم تک پہنچ رہی ہیں اکثر بیشتر حضرات ادا کرچکے ہیں اور ادا کررہے ہیں۔ بھارت بھی اگرچہ پاکستان مغرب سے کسی طرح پیچھے نہیں ہے مگر بیشتر حضرات صرف بے توجہی اور تساہلی کی بناء پر ایسا کررہے ہیں۔

آخر میں ہم پھر اپنے تمام ارباب وطن سے عرض کریں گے کہ وہ اپنی پہلی فرصت میں اخبار کی طرف توجہ فرمائیں۔

غیر ممالک کے خریداروں نے ہم سے دریافت کیا ہے کہ اخبار کا چندہ غیر ممالک کے لئے کیا رکھا گیا۔ غیر ممالک کے لئے ہم نے رقم کا تعین کیا ضرور تھا مگر اشتہار میں درج نہ کرسکے تھے۔ بھارت و پاکستان سے چار روپیہ اور ممالک غیر سے دس روپے رکھے تھے۔ مگر یکم جولائی ۶۳ء سے اخباری محصول ڈیڑھ گنا ہوگیا ہے۔ لہذا

برادران وطن خود اس کا لحاظ کریں۔ ہمارے ایک بھائی نے امریکہ سے پانچ ڈالر مرحمت فرمائے ہیں جو قریب قریب ۲۳، ۲۴ روپیہ ہوتے ہیں۔

مراسلات

شہاب الدین صاحب علوی واشنگٹن سے تحریر فرماتے ہیں کہ

اخبار کا انتظار رہتا ہے آپکے اخبار کا چندہ ۵ ڈالر منی آرڈر کررہا ہوں جس کے ۲۳ یا ۲۴ روپیہ آپ کو ملیں گے امید ہے کہ اس چھوٹی سی رقم سے کچھ تو فائدہ ہو جائیگا۔ بات اصل یہ ہے کہ یہاں کی زندگی کی مصروفیات کچھ ایسی ہوتی ہیں کہ کسی کو خط لکھنا ایک ناممکن سی بات ہوتی ہے اس لیے "کاکوری اخبار" سے ہی لوگوں کے حالات معلوم ہو جاتے ہیں۔ بھائی بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں کے حالات معلوم کرنے کا صرف یہی ایک واحد ذریعہ رہ گیا ہے اللہ آپ کو آپ کی کوششوں میں کامیابی دے۔

شہاب الدین علوی

ذکی علی صاحب علوی راولپنڈی سے تحریر فرماتے ہیں

ہم سب کو اخبار کا بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ اب تو یہی ایک ذریعہ ہے جس سے اعزا سے نیم ملاقات اور وطن کے حالات سے واقفیت ہو جاتی ہے۔

اس سلسلہ میں آپ کی کوششیں اور بھی قابل ستائش ہے یہ آپ ہی کی تگ و دو اور بے لوث خدمت کا نتیجہ ہے جو "کاکوری اخبار" کا اجراء از سر نو ہوا۔ وطن سے سچی محبت رکھنے والے اعزا و احباب کے ہمدرد ایسے ہی ہوتے ہیں۔ خدا آپ کو آپ کی دلنشیں کوششوں میں کامیاب رکھے اور اخبار کو ترقی دے۔

ذکی علی علوی

ایک شب کاکوری میں

از سید ایڈیٹر روزنامہ حقیقت، لکھنؤ

کل ۹ رجون کو میں آب و ہوا تبدیل کرنے کے لئے ایک روز کے واسطے بذریعہ بگھی گول دروازہ سے ۱۲ بجے روانہ ہو کر قریب چار بجے سہ پہر کو قاضی گڑھی (کاکوری) پہونچا اور اپنے معمر ترین بزرگ منشی حسام علی صاحب عباسی کا مہمان ہوا۔ آٹھ ماہ کی مسلسل علالت کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہو چکا تھا کہ کسی دیہات کی آب و ہوا کی خواہش ہو رہی تھی لیکن ہمت نہ پڑتی تھی آخر کار اتوار کو ہمت کر کے ایک دن کے لئے کاکوری چلا گیا۔ بلا شبہ قصبہ کی رات بہت ہی خنک ہے۔

قصبہ کی سڑک: ملیح آباد کراسنگ سے جو سڑک قصبہ کے اندر آئی ہے وہ کچھ دور تک ضرور اچھی ہے لیکن اس کے بعد بہت ہی خراب سڑک کے دونوں کناروں پر جا بجا گڈھے ہیں جن میں محض بارش کا پانی بھرا ہوا ہے اور ٹریفک کی کثرت نے ان گڈھوں کو کیچڑ کی صورت میں تبدیل کر دیا ہے ابھی وقت ہے کہ ٹاؤن ایریا کمیٹی ان گڈھوں کو بھروا دے ورنہ بارش کی کثرت میں راستہ چلنا دشوار ہو جائے گا۔ اس طرح لالٹینوں کے کھمبے ضرور ہی سڑک پر اور آبادی کے اندر جا بجا دکھائی دیتے ہیں لیکن جلتے ہوئے ایک کو بھی نہیں دیکھا۔

چوری کی وارداتیں: کہا جاتا ہے کہ قصبہ کے اندر آجکل چوری کا بڑا زور ہے۔ متعدد واقعات ہو چکے ہیں جس سے قصبہ کے وہ لوگ بھی خائف ہیں جو گوشہ نشین ہیں۔ سر شام سے لوگ اپنے اپنے دروازے بند کر لیتے ہیں ان وارداتوں کا پہلا سبب تو یہ ہے کہ پورے قصبہ پر اندھیرے نے چھاپا مار رکھا ہے۔ سنا ہے کہ تھانے کا عملہ پوری سرگرمی سے چوریوں کا انسداد کر رہا ہے اور غنڈے قسم کے لوگوں کی گرفتاریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں ان حالات میں ٹاؤن ایریا کمیٹی کا اہم فریضہ ہے کہ وہ پورے قصبہ میں روشنی کا معقول انتظام کرے۔

چیرکھٹ کے لئے راستہ: ہر سال، محرم کو قاضی گڈھی سے منشی حسام علی صاحب عباسی چیرکھٹ اٹھاتے ہیں اس جلوس میں سب سے زیادہ مستورات شرکت کرتی ہیں۔ جن کو موصوف کے مکان تک پہونچنے میں راستہ نہ ہونے کی وجہ سے بڑی دقت ہوتی ہے موصوف برابر ٹاؤن ایریا کمیٹی سے درخواست کرتے چلے آرہے ہیں کہ قاضی گڈھی کی مسجد کے سامنے سے عورتوں مردوں کو آنے کیلئے ایک نیا چوڑا راستہ دیا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ ٹاؤن ایریا کمیٹی جلد از جلد اس جائز مطالبہ پر غور کر کے راستے کے مسئلہ کو حل کر دیگی

افسوس کہ وقت کم ہونے کی وجہ سے تکیہ شریف نہ جا سکا۔

اور دوشنبہ ۱۰ (جون) کو بذریعہ بگھی ۵ بجے صبح روانہ ہو کر ۸ ½ بجے گول دروازہ چوک لکھنؤ پہونچ گیا۔

خدمتِ خلق

حسن الدین عثمانی اورنگ آباد

اللہ اپنے اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو اس کی مخلوق کو دوست رکھے اور ہر طرح سے اس کی مخلوق کو خوش رکھے یہی طریقہ اللہ کو محبوب ہے اور صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ کی صحبت میں یہی چیز سیکھی ہے

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں ایک بڈھی ضعیف، نابینا عورت، مدینہ کے پاس رہتی تھی، اس کا سوائے اللہ کے اس دنیا میں کوئی نہ تھا۔ اس لئے وہ تنہا زندگی گزارتی تھی۔ اس کو بڑھاپے کی معذوری اور تنہائی کی وجہ سے جو تکلیفیں ہوتی تھیں وہ ظاہر ہے مگر اللہ میاں تو اپنی مخلوق پر رحمتوں کی بارش کرتے ہیں۔ وہ نیکدل خاتون بھی اللہ کی رحمتوں سے محروم نہ تھی۔ حضرت عمرؓ روزانہ صبح سویرے اٹھکر اس کے گھر جاتے تھے اور اس کی ضروری دیکھ بھال اور ضروریات کی تکمیل کر آتے تھے۔ مگر ان کو جیسے یہ محسوس

سازِ غزل

مشاعرہ میخانۂ ادب کراچی، ۹ر جون سنہ ۱۹۶۳ء

فرید احمد علوی نسیم کاکوروی

کہیں کانٹے کہیں کلیاں تو کہیں دستِ خزاں
پھول جتنے تھے گلستاں میں پریشاں دیکھے
میری آشفتگیٔ شوق کی جب بات چلی
ان کی آنکھوں میں بھی کچھ اشک نمایاں دیکھے
شہرِ جذبات کی دیواروں پہ روتے ہوئے دیپ
ہم نے دیوانوں کے گھر یوں بھی چراغاں دیکھے
چشمِ نم چاکِ جگر خاک بسر شعلہ بجاں
ہم نے ہر حال میں دیوانے غزلخواں دیکھے

احسان احمد علوی احسان کاکوروی

کیا کرسکیں گے نذر کہیں مل گئے جو آپ
اب تو فقط یہ چاکِ گریباں ہے اور ہم
دونوں کی ایک ساتھ ہے محشر میں کیوں تلاش
اس واقعہ پہ یار بھی حیراں ہے اور ہم
کیا دورِ اضطراب ہے یا رب تری پناہ
جگر میں ان کی کا کل پیچاں ہے اور ہم
جب حال پوچھتے ہیں ہمارا کبھی ہے وہ
کہتا ہے دل حضور کا احساں ہے اور ہم

نثار احمد صاحب علوی ساقی کاکوروی

اللہ رے تجلّیٔ حسنِ جمالِ دوست
پردوں میں بھی رہے وہ رگِ جاں کے ساتھ ساتھ
تیرا ہی یہ کرم ہے کہ رکھتے ہیں دمبدم
اُمید بھی عفو کی عصیاں کے ساتھ ساتھ
سوزِ حیات کیفِ نظر حسنِ زندگی
ہم بنے رہے غمِ جاناں کے ساتھ ساتھ
ساقی کہاں سکون زمانے میں ہے نصیب
گردش ہے جام کی گردشِ دوراں کے ساتھ ساتھ

طارق علوی کاکوروی

مجھے اس کی خبر کیا تھی کہ کارِ عشق مشکل ہے
نہ رہبر ہے نہ رہزن ہے نہ جادہ ہے نہ منزل ہے
تڑپ کو کام کیا ہے سہل دشواری کی راہوں سے
محبت جسکو کہتے ہیں نہ آساں ہے نہ مشکل ہے
مدد اے جذبۂ گریہ کاش ایک آنسو ہی آجائے
جسے سب اشک کہتے ہیں وہی تو غم کا حاصل ہے
کوئی ہنستا ہے اے طارقؔ تو مجھکو اسکی کیا پرواہ
کسی کا اک تبسم ہی مرے رونے کا حاصل ہے

مےکش کاکوروی

سیلابِ مصائب سے پریشاں نہ ہوئے ہم
تقدیر سے گم کردۂ طوفاں نہ ہوئے ہم
گو وجہ مصیبت بھی ہوئے باعثِ غم بھی
قسمت سے کسی درد کا درماں نہ ہوئے ہم
کب آپ نے چاہا کہ سنیں میری کہانی
کب آپ کی محفل میں غزلخواں نہ ہوئے ہم
کب سیلِ حوادث سے نہ گھر رہی مےکش
کس وقت حریفِ غمِ دوراں نہ ہوئے ہم

فطرت کاکوروی

نام کو جی رہا ہوں بس مجھ میں ہے زندگی کہاں
جی بھی بجھا بجھا سا ہے گھر میں بھی روشنی کہاں

پوچھئے اب نہ حالِ زار دیکھئے سینۂ فگار
آپ کو اب کہاں بتائیں آنچ ہو دبی چھپی کہاں

تم جو کہو تو ہنس بھی دوں دیدۂ اشکبار سے
دل سے تو میرے لب پہ آگئی اب ہنسی کہاں

فطرتِ عشق غم نصیب کب سے ہوں میں تم نصیب
ہو کے جدا وہ کم نصیب رہ گئی عاشقی کہاں

عاصی کاکوروی

اٹھا کر شمع رکھ دے میرے آگے درمیاں کوئی
پھر اس کے بعد جو چاہے بنالے داستاں کوئی

وہ آئی ایک ہچکی ہو گیا چپ نیم جاں کوئی
اب اس سے مختصر کیا پڑھ سکے گی داستاں کوئی

تری ضد میرے سر آنکھوں پہ لیکن ضد اٹھا کے پر
بھلا یہ دیکھنے کی چیز ہے دردِ نہاں کوئی

نہ جانے فیصلے میں دیر کیا ہے چپ رہو عاصی
ادھر جانِ آخریں کوئی ادھر ہے نیم جاں کوئی

حضرت درد کاکوروی

وحشتوں کا منظر ہے یا نصیب خنداں ہے
کیا جنوں کی تلاش ہے ہاتھ میں گریباں ہے

مرے دل کو جمعیت لے خدا عطا کر دے
زندگی کا شیرازہ کس قدر پریشاں ہے

وجودِ نفس ہے جسم نام پروانہ
روح جس کو کہتے ہیں شمع زیرِ داماں ہے

سوزِ دل ہے بیتابی آہ نالہ بیخوابی
بس یہی محبت ہے زندگی کا ساماں ہے

دیکھئے نظر آئے کب مجھے مرا مطلوب
جو متاعِ ہستی کا دیدۂ دل نگہباں ہے

باقی صفحہ ۵ - **حالاتِ وطن :-**

عارفہ خاتون اہلیہ افتخار احمد صاحب علوی جب سے وطن آئی ہیں آنکھوں کی تکلیف کے سلسلے میں ہمدرد دواخانہ کا علاج کر رہی تھیں کہ پچھلے دنوں ان کو شدید قسم کا ڈائریا ہو گیا۔ فوری طبی امداد پہونچانے سے مرض پر قابو پا لیا گیا۔ اب ڈاکٹر استھانہ کے زیر علاج ہیں۔ ہنوز کمزوری کافی ہے۔

عقیلہ فاطمہ اہلیہ رفیق احمد صاحب علوی کے داہنے ہاتھ میں اعصابی درد اٹھا ہے۔ انجکشن لگ رہے ہیں۔ لیکن ابھی فائدہ نہیں ہے موصوفہ کا منجھلا بچہ دلدار احمد سلمہٗ ۹ جولائی کی شام کو گر پڑا۔ جس سے داہنے ہاتھ میں اندرونی چوٹ آئی۔ رات کو بلرام پور ایمرجنسی وارڈ میں جا کر دکھایا گیا۔ پتہ چلا کہ ہڈی پر چوٹ آئی ہے اور کہنی کی ہڈی اکھڑ گئی ہے۔ ابھی سکون نہیں ہے اللہ صحت دے۔

عبدالحسیب صاحب علوی پسر عبدالرحمٰن صاحب علوی مرحوم کے بارے میں اندور سے اطلاع ملی ہے کہ جون کے مہینے میں اچانک نمونیہ میں مبتلا ہو گئے اور ایک دن ایک رات بیہوش رہے اسی دن ہاسپٹل میں دکھایا گیا۔ ۹ دن ہاسپٹل میں رہنے کے بعد چھٹی ملی۔ انجکشن لگ رہے ہیں۔ ایک مہینہ کامل آرام کر کے اب ڈیوٹی جوائن کر لی ہے مگر کمزوری بے انتہا ہے۔

ایڈیٹر صاحب کاکوری اخبار کی علالت کے باعث اخبار کچھ تاخیر سے شائع ہو رہا ہے اس لئے قارئین انکی صحت و عافیت کیلئے دعا فرمادیں اور تاخیر سے درگذر فرمادیں۔

خلیق احمد صاحب علوی جو ذہنی اور دماغی پریشانی میں مبتلا ہیں ان کا علاج ڈاکٹر استھانا کا جاری ہے اللہ انکو صحت عطا فرمائے۔

انصار احمد علوی صاحب جو اسپیشل ڈیوٹی پر [illegible] گئے تھے اب اپنی جگہ پر لکھنؤ واپس آگئے۔

پاکستانی ڈاک

اہلیہ جناب محمد حسن صاحب علوی کو پچھلے ہفتہ منہ سے خون آگیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ بیگم احسن مجتبیٰ صاحب۔ سعیدہ صاحبہ، جمال فاطمہ وغیرہ جو دوسرے دن ہندوستان جانے والی تھیں۔ رخصت ہونے کے لئے ان کے مکان پر گئیں۔ محترمہ وضو کر رہی تھیں۔ احساس ہوا کہ منہ سے خون آیا لیکن کوئی اہمیت نہ دی دوسرے دن جب معلوم ہوا کہ طبیعت کافی خراب ہے تو ڈاکٹر عبدالحی صاحب ہومیوپیتھ کو متوجہ کیا گیا۔ جنھوں نے دوا دی۔ مگر گھر آنے کے بعد خون کی قے ہونا شروع ہوگئیں۔ تقریباً ۳ یا ۴ اگالدان بھر گئے جس کی وجہ سے بہت کافی نقاہت ہوگئی۔ شہر کے مشہور ڈاکٹر قریشی کو دکھایا گیا۔ لیکن خون دو دن تک تھوڑا تھوڑا آتا رہا۔ جس سے تشویش بڑھی۔ ڈاکٹر نے کافی غور و خوض کے بعد پھر دوا دی، اور خون آنا بند ہو گیا۔ نامہ نگار نے خود جا کر دیکھا تو بحمداللہ اب ان کو سکون ہو گیا ہے ڈاکٹر نے ایکسرے کے بعد مرض کی تشخیص بتلانے کو کہا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ڈاکٹر نے مریضہ کو خطرے سے باہر بتایا ہے۔

عظیم الدین صاحب علوی جو حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تھے ۲۳ر جون کو سفینۂ حجاج جہاز سے جدہ سے کراچی واپس تشریف لائے ہیں۔ اللہ مبارک کرے۔

شفیق صاحبہ بیگم جناب احتشام علی صاحب عباسی کے بارے میں نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ ۲۰ر جون سے ٹائیفائڈ میں مبتلا ہیں طبیعت کچھ دنوں پہلے سے ناساز تھی۔ علاج ہو رہا تھا ڈاکٹر کا خیال تھا کہ ملیریا ہے مگر کچھ دن گذر چکنے کے بعد میعادی کا پتہ چلا۔ شہر کے مشہور ڈاکٹر سے رجوع کیا گیا۔ علاج ہو رہا ہے بخار تو اتر گیا ہے۔ مگر کمزوری ابھی باقی ہے۔

ناظمہ بیگم اہلیہ مشیر الدین عباسی مرحوم تقریباً ۵ ماہ ہوئے اپنے بھائیوں سے ملنے آگرہ سے کراچی آئی ہوئی ہیں جولائی کے پہلے ہفتہ میں واپسی کی توقع ہے

بیگم بدرالحسن صاحب مع بچوں کے ڈھاکہ سے ۳۰ جون کو کراچی پہونچ گئیں۔

عزت علی صاحب عباسی جو پچھلے چار ماہ ہوئے حکومت کی طرف سے ایک کورس پورا کرنے امریکہ گئے تھے کراچی واپس آگئے ہیں۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان کا تبادلہ بھی راولپنڈی سے کراچی ہو گیا ہے۔

میخانۂ ادب کراچی کی ماہانہ ادبی نشست ۵ر جولائی ۶۳ء کو نبراس ناظم آباد میں منعقد ہوئی۔ جس میں قوافی۔ جگر۔ راز۔ نظر وغیرہ تھے۔ ردیف اور بحر کی حسب معمول آزادی تھی۔ شعراء کرام کے علاوہ کثیر تعداد میں اہل ذوق حضرات نے شرکت کی۔

ہوتا تھا کہ ان سے پیشتر کوئی آکر ان تمام کاموں کو سرانجام دے چکا ہے اسی خیال سے وہ ایک دن قصداً کچھ رات پہلے تشریف لے گئے تو انھوں نے کیا ملاحظہ کیا کہ ابوبکر صدیق رضؓ تمام کاموں کو سرانجام دیکر تشریف لئے جا رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا اور فرمایا "اے خلیفۃ الوقت کیا واقعی آپ ہی مجھ سے پیشتر اس سعادت کو حاصل فرماتے ہیں" دوستو! یہ ہے خدمت خلق کہ صحابہ کرام اور خصوصاً حضرت عمرؓ و حضرت ابوبکر صدیقؓ جیسے صحابہ جن کا درجہ اسلام میں پیغمبر صاحب کے بعد ہے۔ مخلوق کی خدمت کرنا سعادت سمجھتے تھے۔ اور اس سعادت کو حاصل کرنے میں سبقت لے جانے میں کوشش کرتے تھے۔ بقول شیخ سعدیؒ

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

حالاتِ وطن

غلام احمد صاحب فرقت موصوف تعطیل گرما میں دہلی سے لکھنؤ آ گئے تھے۔ درمیان میں ایک مشاعرہ میں شرکت کے لئے مسوری گئے تھے۔ دہلی واپس ہو گئے۔

ولادت: ہم نے یہ خبر دلی مسرت کے ساتھ سنی کہ ۲ر جولائی کو بیگم اسد علی صاحب عباسی کے یہاں فرزند تولد ہوا۔ اللہ مبارک کرے ہم بیگم و اسد علی خاں صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ولادت یہ خبر بھی دلی مسرت کے ساتھ سنی گئی کہ پیارے مرزا صاحب کے محل میں بھی صاحبزادی تولد ہوئی۔ خدا مبارک کرے۔

اسیر صاحب وطن آ گئے، مصلح الدین احمد صاحب اسیر کاکوروی قریب قریب سات آٹھ سال کے بعد وطن آئے ہیں۔ ابھی کچھ دنوں قیام فرمائیں گے۔

چور پکڑا گیا۔ ۹؍۱۰ جولائی کی درمیانی شب میں پٹھان گڑھی والوں نے ایک چور کو رات میں ۲ بجے گھر کے اندر چاروں طرف سے گھیر کر پکڑ لیا۔ محلہ والوں کا بیان ہے کہ پکڑے جانے سے پیشتر وہ ایک گھروں میں اور داخل ہوا تھا مگر گھر والے جاگ رہے تھے اسی وقت چوکی پر اطلاع کی گئی۔ چور کو تھانے لے جایا گیا۔ وہاں شاید اس نے کچھ کے کچھ جوابات دیئے۔ تھانے دار صاحب اس نتیجہ پر پہونچے کہ مجرم خبط الحواس ہے۔ اس کو چھوڑ دیا گیا۔ ہمیں تعجب ہے کہ جب اس نے پکڑے جانے پر اپنے ساتھیوں کے نام تک بتائے تو یہ دیوانہ کیا تھا کہ جس کو اپنے ساتھیوں کے بھاگ جانے، لوگوں کے ہوشیار ہونے کا صحیح احساس تھا اور پھر وہ بھی کچھ ایسی بولی بول رہا تھا جس سے یہاں کا معلوم نہ ہوتا تھا۔ کیا ایسا ممکن نہیں ہو سکتا کہ خاطر خواہ ایسے موقعوں پر بن بھی جایا کرتے ہیں۔ وہ بھی ڈھنگا ہو ہشیار ہو۔ بہر حال اب تو وہ چھوڑا جا چکا۔ پولیس کو اب اور زیادہ ہوشیاری کی ضرورت ہے ایسے پاگلوں کا گروہ اپنے پاگل پن میں اور زیادہ وارداتیں نہ کر پائے۔

نتیجہ امتحان

بی اے (فرسٹ پارٹ)

نزہت افسر دختر شرف الدین احمد صاحب — سکنڈ ڈویژن
نگہت فاطمہ " محمد ایوب احمد صاحب ایڈوکیٹ گونڈہ "
نظیر فاطمہ (عذرا) " خواجہ عزیز احمد صاحب مرحوم "
طلعت قمر " محمد وسیم صاحب علوی "
احمد حسن پسر لطیف حسن صاحب مرحوم

انٹرمیڈیٹ

انوار احمد صاحبزادہ انیس احمد صاحب عباسی — تھرڈ ڈویژن

میٹرک

پاکستان کی ایک تحریر سے یہ معلوم کرکے دلی مسرت ہوئی کہ تسنیم بنت سراج احمد صاحب علوی نے امسال میٹرک فرسٹ ڈویژن میں پاس کر لیا۔ اللہ مبارک کرے۔

نسیم احمد علوی پسر زبیر احمد صاحب علوی کے جی اول سے کے جی دوم
عذرا بشیر احمد صاحب علوی چہارم سے پنجم
غزالہ شمیم " " "
محمد یحییٰ صاحبزادہ رفیق احمد صاحب علوی چہارم سے پنجم

علالتیں

عزیز الدین صاحب: موصوف کی علالت نے بہت خطرناک صورت اختیار کر لی۔ ہمیں قلق ہے کہ ان کی علالت کی خبر اب تک ہم شائع نہ کر پائے۔ آج بھی خارجاً جو تفصیل مل پائی ہے شائع کر رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کا عام خیال ہے کہ پھیپھڑے صحیح کام کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ ایک معتبر راوی کا بیان یہ ہے کہ پرسوں رات میں حالت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ پھر کچھ سنبھل گئی۔ اب بھی حالت قابل اطمینان نہیں کہی جا سکتی۔ باری تعالیٰ صحت دے۔

حکیم مرزا شکور بیگ صاحب: حکیم صاحب کو ابھی تک کوئی افاقہ نظر نہیں آ رہا ہے۔ ابھی تک تو چہرہ پر تشنج زیادہ تھا۔ اب ...

کہ پورے جسم پر اثر ہے۔ حال ہی حکیم عبدالمجید صاحب نے ایک نسخہ تبدیل کیا ہے اور یہ مشورہ دیا ہے کہ اگر اس سے کوئی فائدہ نہ معلوم ہوا تو ڈاکٹر زیدی صاحب سے مشورہ زیادہ بہتر ہوگا۔ بہرحال موصوف کو نقاہت بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ اب تو نشست و برخاست میں تکلف ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کلی عنایت فرمائے۔

انیس احمد صاحب عباسی: معلوم ہوا ہے کہ پہلے کے مقابلہ میں بہتر ضرور ہیں مگر ابھی آنکھوں میں سرخی اور ورم موجود ہے۔

احمد توفیق صاحب علوی۔ لکھنؤ کی ایک تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ موصوف پر ۱۰ر جون کو خفیف قلبی دورہ پڑا۔ اسی وقت اسپتال میں داخل کئے گئے رات بھر اسپتال میں زیر علاج رہ کر دوسرے دن شام کو گھر واپس چلے آئے۔ ڈاکٹروں کی رائے میں ان کو بہت دنوں تک بالکل آرام کرنا چاہیئے۔

طاہر محسن صاحب۔ اس طرح قریب قریب ۱۵ دن ہو گئے ہیں علالت کا سلسلہ چل رہا ہے۔ علاج ہومیوپیتھک کر رہے ہیں جس سے فائدہ تو ہے مگر کمزوری ابھی نہیں جا رہی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ ابھی پورے طور پر ازالہ مرض نہیں ہو پایا ہے

آہ نصیر احمد

قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ادیب وقت اکاج منشی امیر احمد صاحب علوی کے منجھلے صاحبزادے تھے۔ ابتدائی تعلیم اور حفظ قرآن وطن میں حاصل کیا دینیات دارالعلوم دیوبند سے حاصل کی۔ بسلسلہ معاش دکن گئے۔ محکمہ اوقاف میں رہے۔ وہیں اعجاز صاحب اعجاز کاکوروی سے شادی ہوئی پوری مدت ملازمت نہایت دیانت داری سے گذاری۔ خود اورنگ آباد میں جہاں ایڈیٹر کو بھی جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ جہاں تک دیکھا اور معلوم کیا۔ ہر ایک کو اخلاق۔ تواضع اور ہردلعزیزی کا معترف پایا۔ وفات کا صدمہ نانڈیڑ میں ہوا۔ جہاں تعینات تھے۔ افسران نے معذوری دیکھتے ہوئے پنشن لینے کا مشورہ دیا۔ بغرض علاج وطن واپس آگئے۔ لکھنؤ کے مشہور ڈاکٹروں نے دیکھا۔ علاج ہے۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آخر کار وہی ہوا جو مشیت الٰہی تھا۔ جمعہ کے دن ۱۰ بجے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

مرحوم نے غمزدہ بیوہ (زوجہ ثانیہ) ایک صاحبزادہ صغیر احمد صاحب علوی اور تین صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔ ہم کو اس جانکاہ حادثہ میں ان کے بھائیوں بیٹے اور بیٹیوں نیز بیوہ سے دلی ہمدردی ہے۔

مرحوم اپنے آبائی قبرستان باغ بگوا میں باپ کے قریب سپرد خاک کئے گئے۔ تیسرے دن تکیہ شریف میں قرآن خوانی کی گئی۔

چھپتے چھپتے:-

اہلیہ نثار احمد علوی ساقی کو صدمہ:-

یہ معلوم ہو کر بڑا ہی دکھ ہوا کہ نثار احمد علوی کی بچی جو کہ پیدائش کے وقت سے مستقل بیمار رہتی ۲۶ ماہ کی کشمکش کی زندگی گذار کر اپنے والدین کو داغ مفارقت دے گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ والدین کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔

معلوم ہوا ہے کہ احمد محسن صاحب علوی کراچی سے اپنے برادر مکرم نصیر احمد علوی مرحوم کی تعزیت میں وطن آئے ہیں

(باقی صفحہ پر)

سید احمد علوی پرنٹر و پبلشر نے سرفراز قومی پریس ناداں محل روڈ لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار بریم تکیہ کاکوری لکھنؤ سے شائع کیا